عطیہ ہما صدیقی
لیکچرار، شعبۂ اُردو، جامعہ کراچی

علمِ لسانیات اور اُس کی چند جدید شاخیں

Abstracts

Linguistics and its Modern Branches

By Atiya Huma Siddiqui, Lecturer, Department of Urdu, University of Karachi.

Linguistics is the scientific study of language. In the 19th century language study was meant by the history of language or comparative study of language, which was called philology. This field of study was not scientific. In the 20th Century it became scientific. Now the modern scientific study of language takes all aspects of language into account.

This article starts with the explanation of Linguistics along with its scientific manner of study. The basic and main point of this article is to explain the importance and novelty of linguistics in the present age. Linguistics has connected to such big and important fields of social sciences, computers, medical sciences and Law slowing its compatibility toward the modern world. Now gradually making its way towards AI and proving itself a vast field of modern sciences.

Modern linguistics is considered to be an applied science as well as an academic field of general study. Linguistics encompasses many branches and sub-fields that span both theoretical and practical applications.

Keywords: Linguistics, Scientific, Philology, Vowel, Consonant, Phonetics, Synchronic, Corpus, Translation.

علمِ لسانیات کی بنیاد زبان ہے اور زبان ایک وسیلے کی مرہونِ منّت ہوتی ہے وہ سیلہ ''آوازیں'' ہے۔ یعنی زبان آوازوں کا مجموعہ ہے[1] اور آواز وہ احساس ہے جو کانوں کے پردے سے ہوا کی لہروں کے ٹکرانے پر پیدا ہوتا ہے۔[2] آواز کی دو صورتیں ہوتی ہیں۔ ایک یہ کہ سانس کے ساتھ بغیر رُکے یا بنا رکاوٹ کے نکلے اور دوسری شکل یہ ہے کہ جس میں سانس کے ساتھ نکلنے والی آواز حلق، زبان، تالو اور ہونٹ کے مختلف حصوں کی مدد سے تبدیل ہوتی ہوئی فضا میں پہنچتی ہے۔ پہلی صورت میں نکلنے والی آواز مصوتہ (Vowel) اور دوسری صورت میں نکلنے والی آواز مصمتہ (Consonant) کہلاتی ہے۔[3] لیکن منھ سے نکلنے والی ہر آواز زبان ہے؟ یقیناً نہیں زبان بامعنٰی آوازوں کا مجموعہ ہے اور اس کے دو ستون ہیں ایک اظہار اور دوسرا ابلاغ، گویا زبان اس صورت میں زبان کہلائے گی جب اظہار کے ساتھ ابلاغ بھی مکمل ہو۔[4] انسان اپنی عقل اور صلاحیت و استعداد کی بنا پر زبان کو گویائی کی سطح پر لایا اور یہی زبان انسان کی ترقی یافتہ حالت کی سب سے اہم اور اوّلین مثالوں میں سے ایک ہے۔ انسان نے اشاروں کنایوں سے آگے بڑھ کر قوت گویائی سے کام لیا اور پھر اس میں معنٰی و مطلب پیدا کر کے زبان کو جانوروں کی آواز سے الگ کر لیا۔[5] اگر زبان کے عمل پر غور کیا جائے تو اس کی دو حیثیتیں نمایاں ہیں۔ ایک اس کی ہیئت (اصوات کی علامتی شکل) اور دوسری اس کی معنوی ہیئت جس کا تعلق ذہن سے ہوتا ہے۔ مطلب یہ کہ کوئی بھی لفظ یا لفظی تسلسل اس وقت تک کوئی حقیقت نہیں رکھتا جب تک وہ کسی تصوّر خیال یا نام سے وابستہ نہ ہو۔ زبان میں ہیئت اور معنٰی دونوں کا مقرر و متعین ہونا اور ان کا امتزاج ہونا ہی زبان کی تشکیل کرتا ہے۔[6] زبان کیا ہے اور اس کے افعال، مزاج اور تشکیلی عناصر کیا ہیں۔ اس کو ماہرین کی نظر سے بھی دیکھ لیتے ہیں:

ڈاکٹر سہیل بخاری کہتے ہیں زبان انسانی آوازوں کا بامعنٰی اور مقررہ صوتی علامات کا مواصلاتی نظام ہے۔[7] خلیل صدیقی زبان کو نسلاً در نسلاً منتقل اور متغیر ہوتے رہنے کا نتیجہ بتاتے ہیں۔[8] گیان چند کا کہنا ہے کہ زبان صوتی علامات کا نظام ہے۔[9] ڈاکٹر ابو اللیث صدیقی نے زبان کو وسیلہ اور اظہارِ خیال کا ذریعہ قرار دیا ہے جو نسل در نسل اور عہد بہ عہد نتائج منتقل کرتی ہے۔[10] ان باتوں کی روشنی میں چند اہم نکات سامنے آجاتے ہیں جو لسانیات کے علم کے وجود کی بنیاد ہیں جیسے کسی نظام کو بننے میں صدیاں لگ جاتی ہیں اور نسل در نسل منتقلی بھی تاریخ رکھتی ہے لہٰذا ان وضاحتوں کے پیچھے پوری تاریخ پوشیدہ ہے کئی صدیاں سانس لے رہی ہیں۔ اس طرح زبان ایک علم کے وجود کا اظہار ہے اور اسی کے باعث زبان کا علم ''لسانیات'' کی شکل میں سامنے آیا۔ اس علم کے دائرے میں تشکیل، ترتیب اور ارتقا شامل ہیں۔ یہ زبان کا سائنسی مطالعہ ہے۔ زبان کا تاریخی مطالعہ بھی علمِ لسانیات کے دائرے میں داخل ہے اور تقابلی لسانیات (Philology) کہلاتا ہے۔[11]

لسانیات کا مقصودِ اولین زبانوں کا مکمل اور درست تشریحی و توضیحی مطالعہ ہے اور اس کے ساتھ ساتھ زبان کی

ماہیت اور حیثیت کو بطور ایک علم اور مطالعے کے شعبے متعارف کرواسکے۔(۱۲) زبان کو باقاعدہ ایک سائنسی اور علمی دائرے میں لانے کے لیے اس کی تخلیق و تشکیل اور اس کے تدریجی ارتقا، اس کی ساخت اور الفاظ کی بناوٹ اور مآخذ کے حوالے سے معلومات کا سامنے لانا ضروری ہوتا ہے اور زبان کے آغاز، تغیرات اور اس کے اسباب کا پتا لگانا بھی اس کا لازمی حصّہ ہوتا ہے انھی مباحث کو لسانیات میں سمیٹا جاتا ہے۔(۱۳)

اس کے علاوہ لسانیات بنیادی طور پر ادبی و تنقیدی مطالعہ نہیں ہوتا۔ اس میں ایک زبان درست یا دوسری غلط نہیں ہوتی بلکہ سائنسی مطالعے میں نوبہ نو لسانی اظہارات اور تغیرات کی وضاحت ہوتی ہے۔ ان کی توجیہہ بیان کی جاتی ہے اور اس کے بعد نتیجہ اخذ کیا جاتا ہے۔(۱۴)

لسانیات کیا ہے؟ لسانیات زبان کے سائنسی مطالعے کا نام ہے۔

> سائنسی مطالعہ یہ ہے کہ زبان کی داخلی اور خارجی شکلوں کا مکمل تجزیہ و تفہیم ہو اور اس کے ارتقائی سفر کا مطالعہ بھی پوری طرح سے کیا جاسکے۔ اس کی ابتدا تنظیم بناوٹ اور ارتقا سائنسی مطالعے میں شامل ہیں۔(۱۵)

ڈیوڈ کرسٹل نے سائنسی مطالعے کی بڑی عمدہ وضاحت کی ہے ان کا کہنا ہے کہ:

> سائنٹفک کیا ہے؟ سائنٹفک کی تکنیک یہ ہے کہ مفروضہ قائم کرنے سے پہلے سابق حقائق کا مشاہدہ کیا جاتا ہے پھر ان پر تجربات کی روشنی میں منظم تحقیق کی جاتی ہے اس کے بعد ہی کسی نظریے کا وجود عمل میں آتا ہے۔ جدید لسانیات کا یہی طریقہ کار ہے۔(۱۶)

قدیم طریقے میں لسانیات کو فلسفۂ تاریخ اور اَدب کی طرح ہی برتا جاتا تھا۔ علما مدلّل و غیر مدلّل طریقے سے ایک رائے قائم کرتے تھے جو ذاتی دل چسپی علم یا تجربے کی روشنی میں ہوا کرتے تھے۔ جدید لسانیات میں اب ان باتوں کی کوئی جگہ نہیں ہے۔ زبان کا تاریخی مطالعہ لسانیات کا ایک چھوٹا سا حصّہ ہے۔(۱۷)

یعنی علمِ لسانیات میں مطالعے کے دو طریقے رائج ہیں:

۱۔ تاریخی مطالعہ (Diachronic Study)

۲۔ عصری مطالعہ (Synchronic Study)

عصری لسانیات کا علم کسی خاص دَور کی زبان اور اس کی کیفیات کا مطالعہ اس زبان کے ماضی اور مستقبل کی تاریخ سے بے تعلق ہو کر کرتا ہے۔ مثلاً عصری میں دیکھا جائے گا کہ اکیسویں صدی میں اُردو کس شکل میں بولی جارہی ہے یا دکن کے دَور میں اس کی کیا شکل تھی ایسا نہیں کہ دکنی اُردو کیسے ترقی کر کے موجودہ اُردو بن گئی اور اس

سفر میں کیا کیا تغیرات ہوئے اور آگے چل کر اس زبان میں کیا تبدیلی آسکتی ہے؟ وغیرہ وغیرہ۔[۱۸]

علمِ لسانیات کے بنیادی سوالات ہوتے ہیں۔ وہ کچھ اس طرح ہیں:

What is Universal to language?

How language can vary?

How do human beings come to know languages?[19]

زبان کی کیا ہمہ گیریت ہے؟

کیسے زبان میں تفریق یا امتیاز ہو سکتا ہے؟

انسان زبانیں کس طرح سیکھتا ہے؟

یہ وہ بنیادی سوالات ہیں جو لسانیات کو سائنسی علم بناتے ہیں۔ اس میں تاریخ اور تاریخی ارتقا، تجزیہ یا قیاس کا کام نہیں ہے۔ حقائق اور تجربے کی بنیاد پر کام ہوتا ہے اور ماضی، مستقبل نہیں حال میں رہتے ہوئے ان کے جواب دیے جاتے ہیں۔

علمِ لسانیات کی سب سے بڑی خدمت یہ ہے کہ اس نے زبان کی ماہیئت کے شعور کو عام کیا یعنی یہ بتایا کہ زبان کیا ہے اور وہ بھی غیر تاریخی حوالے سے، زبان کو Myth سے نکال کر حقائق کی دنیا میں لائے۔ اس طرح جیسے زبان آوازوں کا مجموعہ ہے، زبان بنیادی طور پر بول چال ہے۔[۲۰] تحریر اس کا ثانوی روپ ہے۔ زبان تغیر پذیر ہے اس لیے اس کا مطالعہ تاریخ میں جا کر مکمل طور پر نہیں کیا جاسکتا۔ زبان ایک نظام کے تحت ہوتی ہے۔[۲۱] ہمارے یہاں یہ تصوّر تھا کہ حرف مقدم ہے صوت ثانوی شکل ہے یعنی تحریر کو بنیاد بنا کر زبان کی بات کی جاتی تھی لیکن لسانیات نے یہ بتایا کہ زبان کی بنیاد آواز ہے اور ان آوازوں سے ہی ہماری زبان بنی ہے لہٰذا آوازوں کا مطالعہ اوّلیت رکھتا ہے۔[۲۲] اسی بنیاد پر مصوتے اور مصمتے ظاہر ہوئے۔ ایک مثال اُردو سے یہ دی جاسکتی ہے کہ اُردو میں مصوتے دس ہیں لیکن لکھنے میں تین آتے ہیں۔[۲۳] بقیہ آوازوں پر مبنی ہیں صوتیات سے ہم نے یہ اُصول سیکھا اور اس کا اطلاق کیا گویا آواز ہی اصل ہے اور اس بنیاد پر ہی ہم زبان کا مطالعہ درست طور پر کر سکتے ہیں۔

آوازوں کے بارے میں مکمل شناسائی یا واقفیت ہوگی تبھی صحیح معنوں میں معلوم ہوگا کہ ہم موقعے کی مناسبت سے دِین (د+ی+ن) کو دین (د+ے+ن)، پیر (پ+ی+ر) کو پیر (پ+ے+ر) اور میل (م+ے+ل) کو میل (یائے لین کے ساتھ) پڑھتے ہیں تو ایسا کسی سبب سے ہے۔ اس کے پیچھے پورا صوتی نظام کام کر رہا ہے۔[۲۴] مصوتوں کی کمی بیشی سے معنوں میں، تلفظ میں فرق آتا ہے، یہ سائنسی مطالعہ ہے۔ اسی نکتے کو ڈاکٹر گوپی چند نارنگ نے ایک مثال سے واضح کیا ہے کہ اُردو بعض آوازوں کے لیے تین تین حروف ہیں یعنی ایک ہی

طرح کی آوازیں ہیں لیکن حروف الگ الگ ہیں جیسے س ث ص / ز ذ ض ظ / ت ط / ع ا / ہ ح یہ علامتیں اُردو زبان میں لازمی صورت رکھتی ہیں اور ان کو الگ الگ آوازیں بھی مانا جاتا ہے لیکن بولنے میں یہ حروف ایک ہی طرح ادا ہوتے ہیں۔ ط کو ت اور ع کو الف کی طرح ہی ادا کرتے ہیں۔ تابع یا طابع، ثواب یا صواب، زن یا ظن، الم یا علم الگ الگ معنٰی رکھتے ہیں لیکن صوتی اعتبار سے نہیں۔ ان آوازوں کا فرق ان کی اصل یعنی عربی کی بنیاد پر اُردو میں بھی قائم ہے۔ عربی میں ان کو اصل تلفظ کے ساتھ ادا کیا جاتا ہے۔ اس زبان میں آوازیں معنٰی کی تفریق میں مدد دیتی ہیں اگر اُردو میں ایسا ہے کہ معنٰی میں فرق پیدا ہو رہا ہے تو یہ ان آوازوں کی اصل کی وجہ سے ہے اس لیے نہیں کہ یہ اُردو میں بھی الگ الگ آوازیں ہیں۔[۲۵] گویا ماہرین لسانیات اس بات پر متفق ہیں کہ حروف محض پہچان کی علامتیں ہیں اور اصل فاعل آواز ہے۔ آواز کے بدلنے سے معنٰی بدلتے ہیں جیسے قلب اور کلب۔ دوسری بات جو لسانیات کو معروضی علوم کے دائرے میں لاتی ہے وہ یہ کہ لسانیات بتاتی ہے کہ زبان کا ایک نظام ہوتا ہے اور درج ذیل سطحوں پر کام کرتا ہے:

۱۔ صوتیات (Phonetics)
۲۔ مارفیمیات (Morphology)
۳۔ نحو (Syntax)
۴۔ معنیات (Semantics)[۲۶]

لسانیات کے مطالعے کا دائرہ کار ان شاخوں کے تحت ہے۔
ان ذیلی شاخوں کی عملی صورت کیا ہے۔ چند مثالوں سے اس کی وضاحت درج ہے:

۱۔ صوتیات (Phonetics)

زبان کا رسمی (Formal) پہلو قواعد، ساخت، بناوٹ اور اصوات پر مبنی ہے۔ انسانوں میں صوت ادائی (Articulation) کا اصل طریقۂ کار، زبان کی تشکیل کا طبعی مواد یعنی فونیم (Phoneme) اور مارفیم (Morpheme) کا مطالعہ، اعضائے صوت کا مطالعہ رسمی پہلو کہلاتا ہے۔ یہ شاخ لسانیات کے مطالعے کی بنیاد ہے۔[۲۷]

۲۔ مارفیمیات (لفظیات) (Morphology)

لسانیات میں آواز کے بعد الفاظ بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ چناں چہ لفظ، لفظ کی ساخت، تشکیل اور معنٰی کے

ضمن میں مارفیمیات (Morphology) کی یہ شاخ سامنے آتی ہے جس میں الفاظ کی قواعدی حیثیت پر بات ہوتی ہے۔[۲۸] اور لفظوں کی اندرونی ساخت کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔

مارفیمیات، مارفیم کے مطالعے کا نام ہے اور مارفیم معنٰی کی مختصر ترین اکائی ہوتی ہے۔ یعنی کوئی لفظ یا کسی لفظ کا کوئی جزو جسے مزید بامعنٰی ٹکڑوں میں تقسیم کرنا ممکن نہ ہو مارفیم کہلاتا ہے۔

۳۔ نحو (Syntax)

اس شاخ میں ماہر لسانیات یہ بتاتا ہے کہ زبان معنٰی سے آزاد بھی ہو سکتی ہے اور اپنا وجود رکھتی ہے۔ مثلاً ایک جملہ ہے:

لکڑی چمک کر گھوم جاتی ہے

گھوم لکڑی کر ہے جاتی چمک

اوّل جملہ درست اور دوسرا غلط مانا جائے گا۔ نحوی اعتبار سے اگر جملہ درست ہے تو اس میں اگر معنٰی نہ بھی ہوں تو جملہ درست ہے۔ اس شاخ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ زبان کی ایک آزادانہ سطح ہوتی ہے جو کام کرتی ہے۔ یہ معروضی طریقہ مطالعہ ہے۔[۲۹] اور یہی مطالعہ اصل اور بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ نحوی سطح پر اس طرح مطالعہ ساختیات کے ذیل میں آتا ہے اور ادب سے اس کا گہرا تعلق بن جاتا ہے۔[۳۰]

۴۔ معنیات (Semantics)

زبان کا عمل معنوی سطح پر کیا صورت رکھتا ہے۔ یہ الفاظ کا استعمال کتنے طریقوں سے کیا جاسکتا ہے اور سماجی صورتِ حال کیسے معنوں کی سطح میں تبدیلی لاتی ہے اور اسی نوعیت کے مباحث معنیات میں شامل ہیں۔ الفاظ کے معنٰی مستقل نہیں ہوتے، پس منظر اور سماجی عمل ان کو تبدیل کر دیتا ہے۔ لفظ ''کرسی'' کی مثال اگر لی جائے تو موجودہ دَور میں سماجی و سیاسی پس منظر میں یہ علاحدہ معنٰی دیتا ہے۔ یہ مطالعہ سماجی لسانیات کے تحت آجاتا ہے اور لسانیات میں یہ تفاعلی (Functional) طریقہ کہلاتا ہے۔[۳۱]

مذکورہ شاخیں لسانیات کے مطالعے کی بنیاد اور لازمی اجزا ہیں۔ ان کے علاوہ چند مزید شعبے ایسے ہیں جہاں لسانیات کا عمل دخل ہے جیسے اسلوبیات، تدوین اللغات، علم الاشتقاق، نشانیات وغیرہ۔[۳۲] یہ شعبے ادب و زبان سے متعلق ہیں لیکن لسانیات صرف ادب و قواعد تک محدود نہیں ہے۔ سائنس اور سماجی علوم کے بعض شعبہ جات ایسے ہیں جو لسانیات سے مدد لیتے ہیں اور یہ معاونت انھیں مزید جدت و معروضیت عطا کر دیتی ہے۔ ان علوم میں

عمرانیات، سیاسیات، نفسیات، فلسفہ، بشریات، علم الاعصابیات، کمپیوٹر سائنس خصوصیت رکھتے ہیں۔ ان علوم میں لسانیاتی حوالے سے مطالعہ ایک الگ دائرۂ علم کو وجود میں لاتا ہے۔ متذکرہ علوم میں زبان کسی نہ کسی طور داخل ہے۔ تفہیم، وضاحت توجیہ اور تجزیہ یہ لسانیات کے طریقۂ مطالعہ ہیں۔[۳۳] لہٰذا ان علوم کو اپنے سائنسی یا سماجی مطالعے کے کسی ایک رُخ کی تکمیل کے لیے لسانیات سے مدد درکار ہوتی ہے۔[۳۴]

آج اکیسویں صدی میں علم لسانیات عمومیت کے دائرے سے نکل کر خصوصیت حاصل کر چکا ہے اور زبان و صوتیات اور تکلمی معاملات کی تحقیق و مطالعے تک محدود نہیں رہا بلکہ مختلف سماجی علوم و فنون کو نئے زاویے سے معاملے کو دیکھنے اور نتائج مرتب کرنے میں مددگار ہو رہا ہے۔[۳۵] جدید لسانیات کا دائرہ کار نظریات کے ساتھ ساتھ زبان کے توضیحی مطالعے پر بھی مبنی ہے اور اس کے علاوہ اس کا تعلق زبان کے اطلاقی شعبوں سے بھی ہے۔ جدید لسانیات اب شعبۂ تعلیم کے عمومی مطالعے کے ساتھ ساتھ اطلاقی سائنس کے زمرے میں بھی داخل ہے یعنی لسانیات اطلاقی اور نظری شعبہ جات کا حامل ہو کر جدید علم کے درجے تک پہنچ گیا ہے۔ نظری لسانی مباحث کی ذیل میں زبان کی بنیاد، وسعت اور اس کی وضاحت و تشریح کے طریقے زیرِ بحث آتے ہیں جب کہ اطلاقی یا عملی لسانیات میں زبان کے سیکھنے، سکھانے اور اس کی تفہیم و اختراع کو مزید بہتر بنانے کے طریقہ ہائے کار شامل ہیں۔

لسانیات اکیسویں صدی میں

دَورِ جدید میں لسانیات بطور لسانی علم بڑی مستحکم جگہ بنا چکا ہے اور بطور سائنس اس کی افادیت کو علمی و تجرباتی سطح پر بھی تسلیم کیا جا چکا ہے اور اس کی ضرورت محسوس کی ہے۔[۳۶] لینگو ٹیج ٹیکنالوجی اور ڈیجیٹائزڈ کورپورا (Digitize Corpora) کی آمد نے علم لسانیات کو جدید رُخ عطا کر دیا ہے۔ اس ضمن میں چومسکی کا ذکر خصوصیت چاہتا ہے کہ اس کے نظریات و لسانی کاموں نے غیر لسانیاتی طبقہ ماہرین علوم و فنون کو زبان کی اہمیت کا احساس دلایا اور لسانی مطالعے کی طرف متوجہ کیا۔ انسانی زبان کی استعداد اور اس کی قوت اور مخفی صلاحیت کو اُجاگر کیا۔ اس کے نتیجے میں ایک بڑی تعداد میں ماہرینِ نفسیات، علم الاعصابیات، بشریات، عمرانیات و فلسفہ لسانیات کی طرف آئے اور پھر ان کی دل چسپی اور تحقیق کے نتیجے میں دیگر شعبہ جات جو مطالعہ زبان سے وابستہ تھے سامنے آئے اور لسانیاتی مطالعے کا دائرہ وسیع ہوتا گیا۔[۳۷]

علمِ لسانیات کے بین العلومی جدید شعبہ جات

سماجی لسانیات (Sociolinguistics)

ڈویلپ مینٹل لسانیات(Developmental Linguistics)

اعصابیاتی لسانیات(Neuro Linguistics)

ترجمہ(Translation)

لسانی دستاویز(Language Documentation)

طبی لسانیات(Clinical Linguistics)

کمپیوٹری لسانیات(Computational Linguistics)

ارتقائی لسانیات(Evolutionary Linguistics)

اور قانونی لسانیات(Forensic Linguistics)۔[۳۸]

اس دائرے میں شامل میں اداروں اور علوم میں لسانیات کی معاونت اور مدد دَورِ جدید میں علم لسانیات کی اہمیت پر دال ہے۔ گویا لسانیات اب محض زبان و اَدب سے مخصوص نہیں، طب، قانون اور مشینی علوم بھی اس علم کے مطالعے کا حصّہ بن چکے ہیں۔[۳۹]

شعبۂ عمرانیات میں جہاں سماجی و معاشرتی اُمور و روایات کا مطالعہ کیا جاتا ہے وہیں ایک مخصوص معاشرے میں بولی جانے والی زبان کا تجزیہ بھی اس دائرۂ کار میں شامل ہے۔ اس ذیل میں عمرانیات کو لسانیات کی مدد درکار ہوتی ہے اور یہ دائرہ اس قدر وسیع ہے کہ اس کے لیے سماجی لسانیات کی ایک علاحدہ شاخ ہے جو یہ کام کر رہی ہے۔[۴۰] سماجی عمل کس طرح زبان کی بنت کرتا ہے اور اس کی کیا صورت، اس مخصوص معاشرے کے تحت نکلتی ہے۔ یہ تجزیاتی مطالعہ، سماجی لسانیات کی تشکیل کرتا ہے۔ یہ مطالعہ Synchronic طریقۂ مطالعہ کے تحت آتا ہے جو مکمل طور پر تجرباتی و تحقیقی طریقہ ہے۔[۴۱] اس کے علاوہ زبان اور سماج کا نظریاتی پہلو بھی اس کے طریقہ مطالعہ میں شامل ہے۔

لسانیات کا ایک شعبہ ڈویلپ مینٹل لسانیات(Developmental Linguistics)ہے۔ یہ وہ شعبہ ہے جس میں انسان میں لسانی ارتقا کی انفرادی صلاحیت کا مطالعہ خصوصاً بچپن میں زبان سیکھنے کے عمل کا تحقیقی و تجزیاتی طریقہ شامل ہے۔ اس کے علاوہ کچھ سوالات ایسے ہیں جن کا جواب تلاش کیا جاتا ہے جیسے بچے کیسے مختلف زبانیں سیکھتے ہیں بالغ افراد ثانوی زبان پر کس طرح مہارت حاصل کرتے ہیں اور زبان سیکھنے کا پروسس کیا ہوتا ہے۔[۴۲] اسی شعبے میں ایک شاخ(Developmental Psycho Linguistics) بھی شامل ہو گئی ہے۔ جس میں زبان کی تفہیم و تشکیل و پیدائش کے نفسیاتی طریقہ کار کو بروئے کار لاتے ہوئے تجرباتی تحقیق کی جاتی ہے۔[۴۳] اس طریقۂ کار کو دیکھتے ہوئے ہم بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ لسانیات اس طرزِ تعلیم میں کس قدر معاون ہے۔

طب کا شعبہ علم الاعصابیات (Neurology) بھی اب لسانیات کی مدد چاہتا ہے۔ جس کے تحت نیورو لنگوسٹک (Neuro Linguistics) کی تشکیل ہوئی۔ اس طریقۂ مطالعہ میں انسانی دماغ کی وہ سطح زیرِ تحقیق آتی ہے جو قواعد اور ابلاغیات کے تحت کام کرتی ہے۔(۴۴)

نیورولسانیات میں دماغ کے متعلقہ زبان کی معلومات پروسس کرنے کا فزیالوجیکل طریقہ عمل پر کام کیا جاتا ہے۔ الیکٹروفزیالوجی اور کمپیوٹر ماڈلنگ کی مدد سے علمِ فتورِ نطق (Asphasiology)، دماغی طریقِ عمل کے شعبوں کو دائرۂ تحقیق میں لے کر نتائج اخذ کیے جاتے ہیں۔ اس میں دماغ کی ساخت کا ایک بنیادی حصّہ سیریبلم (Cerebellum) کا مطالعہ مکمل طور پر شامل ہے۔ یہ دماغ کا وہ حصہ ہے جس میں بڑی تعداد میں نیورون ہوتے ہیں جو زبان کی پیدائش کو سامنے لانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔(۴۵)

طبی لسانیات (Clinical Linguistics)، اسپیچ لینگویج پیتھالوجی (Speech Language Pathology) سے متعلق ہے۔ جہاں لسانیاتی نظریات کو بروئے کار لاتے ہوئے کام کیا جاتا ہے۔ اس شعبے میں شیزوفرینیا کے مریض کی ذہنی ونفسیاتی کیفیت کی جانچ ان کی گفتگو، لفظوں کے چناؤ اور ان کے استعمال اور طریقۂ استعمال کو دیکھ کر کی جاتی ہے۔(۴۶)

ارتقائی لسانیات (Evolutionary Linguistics)، لسانیاتی مطالعہ کی وہ شاخ ہے جو بنیادی طور پر انسانی ارتقا کے ذریعے زبان کی ظہور پذیری کی ذہنی صلاحیت کا تجزیہ ہے اور سماج حیاتیاتی نظر سے اس کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ گویا تہذیبی و تاریخی ارتقا میں زبان کے بننے، نشوونما پانے اور ترقی یافتہ ہونے کے نظری و اطلاقی مباحث اس شعبے کی بنیاد ہیں۔(۴۷)

قانونی لسانیات (Forensic Linguistics) لسانیات کا ایک ایسا اطلاقی شعبہ ہے جس میں عدالتی و قانونی اُمور میں لسانیاتی تجزیے سے خصوصاً صوتیات کی روشنی میں مدد لی جاتی ہے۔(۴۸) اس شعبے کی معاونت سے قانونی عدالتوں میں مجرم یا ملزم کی گفتگو کے انداز، الفاظ کے چناؤ اور دیگر قواعدی و لسانی خصوصیات کی روشنی میں ثبوت پیش کیے جاتے ہیں۔(۴۹)

اکیسویں صدی میں ایک اہم اور بڑی پیش رفت کورپس لینگوسٹک (Corpus Linguistics) کی آمد ہے۔

جین ایچی سن لکھتی ہیں:

> Corpus Linguistics, the study and use of computerized databases for linguistics research.(50)

کورپس لسانیات میں زبان کا مطالعہ اس کے اصل متن کو سامنے رکھ کر کیا جاتا ہے۔ کورپس دراصل کسی موضوع پر دستاویزات، متون، یادداشتوں، تقاریر وغیرہ کا کمپیوٹری ذخیرہ ہوتا ہے۔(۵۱) یعنی کسی زبان کے اصل الفاظ کا ذخیرہ جو کمپیوٹر میں داخل ہوتا ہے اور ایک ماہرِ لسانیات یا محقق اس ذخیرے کو تقریری و تحریری متون کی ترتیب و موازنے کے لیے استعمال کرتا ہے جو کورپس لسانیات کے دائرۂ مطالعہ کا حصّہ ہے۔(۵۲) صرف یہی نہیں بلکہ اب کورپورا (Corpora) کا استعمال لغات ترتیب دینے میں بھی ہو رہا ہے۔(۵۳) خالصتاً لسانی تحقیق کے علاوہ محققین و ماہرینِ علوم کورپس لسانیات کا دیگر علمی اور پیشہ وارانہ شعبوں پر بھی اطلاق کرنے لگے ہیں جیسے ایک قدرے نیا ضمنی شعبہ قانون اور کورپس لسانیات ہے جس میں کورپس ڈیٹا (Data) اور ٹولز (Tools) کا استعمال قانونی متون کو سمجھنے کے لیے کیا جاتا ہے۔(۵۴) کمپیوٹر سے متعلق ایک اور اطلاقی شعبہ مشین ٹرانسلیشن (Machine Translation) کا ہے جس میں لسانیات مددگار ہے۔ اکیسویں صدی میں کمپیوٹرائزڈ تراجم کے لیے یہ شعبہ بڑا معیاری اور اہم ہو چکا ہے۔

ماہرینِ لسانیات نے مطلوبہ و مخصوص موضوعات کے لیے لسانیات کے بنیادی و لازمی اصول اور ذولسانی لغات وضع کیں۔ مشین ٹرانسلیشن کے ذریعے مطلوبہ مواد کے من و عن تراجم کے لیے ان لغات کو استعمال کیا جاتا ہے۔(۵۵) جو دورِ حاضر کی تیز رفتاری اور جدت میں بے حد معاون ثابت ہو رہا ہے اور اس کی اہمیت بھی مسلم ہے۔ گویا اکیسویں صدی میں علوم کی جدت و مہارت میں لسانیات کا کردار کلیدی ہے۔

علمِ لسانیات کا یہ مختصر جائزہ گویا اس بات کو استحکام بخشتا ہے کہ آج یعنی اکیسویں صدی کے تقریباً دو عشرے گزارنے کے بعد علم لسانیات نے اپنا دائرۂ مطالعہ تاریخی و تقابلی سطح سے نکال کر ہر گزرتے وقت کے ساتھ جدید کیا ہے اور ماہرینِ لسانیات نے یہ بات ثابت کی ہے کہ کوئی بھی علم یا فن قدیم نہیں رہتا ہر گزرتا سال اور صدی اسے جدت عطا کر دیتی ہے بس اس علم سے وابستہ افراد علم کے سمندر سے موتی تلاش کرتے رہیں۔ سفر جاری رہے گا تو منزل ضرور ملے گی۔ لہٰذا زبان کا مطالعہ بھی اب ہر اہم اور بڑے علم و فن سے متعلق ہو کر اپنی جدت و اہمیت کو منوا چکا ہے اور مزید نئے دائرۂ تحقیق و علم سے بھی جڑنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

حواشی

۱۔ خلیل احمد بیگ، زبان اسلوب اور اسلوبیات، (لاہور: بک ٹاک، ۲۰۲۰ء)، ص ۱۳
۲۔ عین الحق فرید کوٹی، اُردو زبان کی قدیم تاریخ، (لاہور: اورینٹ ریسرچ سینٹر، ۱۹۷۹ء)، ص ۱۳
۳۔ اقتدار حسین خاں، لسانیات کے بنیادی اُصول، (علی گڑھ: ایجوکیشنل بک ہاؤس، ۱۹۸۵ء)، ص ۲۵
۴۔ ایضاً، ص ۱۲

۵۔ جین ایچی سن(Jean Aitchison)،*Linguistics*،(یوکے:ہاڈر ہیڈ لائن ۲۰۲۳ء)،ص ۲۱

۶۔ پی ایچ میتھیوز(P. H. Mathews)،*Oxford Concise Dictionary of Linguistics*(پاکستان:اوکسفرڈ یونی ورسٹی پریس،۲۰۰۷ء)،ص ۲۱۵

۷۔ ڈاکٹر سہیل بخاری،تشریحی لسانیات،(کراچی: فضلی سنز لمیٹڈ،۱۹۹۸ء)،ص ۱۳

۸۔ خلیل صدیقی،زبان کا مطالعہ،(کوئٹہ: روبی پبلشرز،۲۰۰۱ء)،ص ۸

۹۔ گیان چند جین،عام لسانیات،(نئی دہلی:ترقی اُردو بیورو،۱۹۸۵ء)،ص ۴۵

۱۰۔ ڈاکٹر ابواللیث صدیقی،ادب و لسانیات،(کراچی:اُردو اکیڈمی سندھ،۱۹۷۰ء)،ص ۱۰۶

۱۱۔ خلیل احمد بیگ،زبان اسلوب اور اسلوبیات، محولہ بالا،ص ۱۷

۱۲۔ ڈیوڈ کرسٹل(David Crystal)، لسانیات کیا ہے؟ (What is Linguistics)مترجم: نصیر احمد خان، (لاہور: نگارشات،۱۹۹۷ء)،ص ۴۳

۱۳۔ خلیل صدیقی،زبان کا مطالعہ، محولہ بالا،ص ۷

۱۴۔ ناصر عباس نیر،لسانیات اور تنقید،(اسلام آباد:پورب اکیڈمی،۲۰۱۴ء)،ص ۶۳

۱۵۔ گیان چند جین،عام لسانیات، محولہ بالا،ص ۱۷

۱۶۔ ڈیوڈ کرسٹل،(David Crystal)،لسانیات کیا ہے؟، محولہ بالا،ص ۱۸

۱۷۔ مرزا خلیل احمد بیگ،زبان اسلوب اور اسلوبیات، محولہ بالا،ص ۱۷

۱۸۔ ڈیوڈ کرسٹل،لسانیات کیا ہے؟، محولہ بالا،ص ۴۳

۱۹۔ جین ایچی سن(Jean Aitchison)،*Linguistics*، محولہ بالا،ص ۴

۲۰۔ ایضاً،ص ۶

۲۱۔ ایضاً،ص ۱۳

۲۲۔ محی الدین قادری زور،ہندوستانی لسانیات،(لکھنؤ:نسیم بک ڈپو،۱۹۶۰ء)،ص ۱۷

۲۳۔ علی رفاد فتیحی،اُردو لسانیات نظریاتی مباحث،(لاہور:بک ٹاک،۲۰۲۲ء)،ص ۱۴

۲۴۔ گوپی چند نارنگ،اُردو زبان اور لسانیات،(لاہور:سنگِ میل پبلی کیشنز،۲۰۰۷ء)،ص ۲۸۶

۲۵۔ ایضاً،ص ۲۸۷

۲۶۔ عامر سہیل، جدید لسانیاتی اور اسلوبیاتی تصوّرات،(فیصل آباد:مثال پبلشرز،۲۰۲۱ء)،ص ۲۶

۲۷۔ گوپی چند نارنگ،اُردو زبان اور لسانیات، محولہ بالا،ص ۲۹۰

۲۸۔ پی ایچ میتھیوز(P. H. Mathews)،*Oxford Concise Dictionary of Linguistics*، محولہ بالا،ص ۵۲

۲۹۔ گوپی چند نارنگ،اُردو زبان اور لسانیات، محولہ بالا،ص ۲۸۹

۳۰۔ ناصر عباس نیر،لسانیات اور تنقید، محولہ بالا،ص ۱۷

۳۱۔ گوپی چند نارنگ،اُردو زبان اور لسانیات، محولہ بالا،ص ۲۹۰

۳۲۔ گیان چند جین،عام لسانیات، محولہ بالا،ص ۲۹

۳۳۔ ناصر عباس نیر،لسانیات اور تنقید“، محولہ بالا،ص ۶۳

۳۴۔ عامر سہیل، جدید لسانیاتی اور اسلوبیاتی تصوّرات، محولہ بالا، ص ۲۵
۳۵۔ ایضاً
۳۶۔ گوپی چند نارنگ، اُردو زبان اور لسانیات، محولہ بالا، ص ۱۴۲
۳۷۔ جین ایچی سن (Jean Aitchison)، *Linguistics*، ص ۳۲، ۳۳
۳۸۔ https://www.britanica.com/science/linguistics، رجوع کردہ: ۳۱/ اکتوبر ۲۰۲۳ء
۳۹۔ جین ایچی سن (Jean Aitchison)، *Linguistics*، ص ۴
۴۰۔ گوپی چند نارنگ، اُردو زبان اور لسانیات، محولہ بالا، ص ۱۴۵
۴۱۔ گیان چند جین، عام لسانیات، محولہ بالا، ص ۳۱
۴۲۔ https://linguistics.ucsc.edu/about/what-is-linguistics,htm، رجوع کردہ: ۳۱/ اکتوبر ۲۰۲۳ء
۴۳۔ پی ایچ میتھیوز (P. H. Mathews)، *Oxford Concise Dictionary of Linguistics*، ص ۳۲۷
۴۴۔ ایضاً
۴۵۔ ایضاً
۴۶۔ https://linguistics.ucsc.edu/about/what-is-linguistics,htm، رجوع کردہ: ۳۱/ اکتوبر ۲۰۲۳ء
۴۷۔ ایضاً
۴۸۔ پی ایچ میتھیوز (P. H. Mathews)، *Oxford Concise Dictionary of Linguistics*، ص ۴۳
۴۹۔ https://www.britanica.com/science/linguistics، رجوع کردہ: ۳۱/ اکتوبر ۲۰۲۳ء
۵۰۔ جین ایچی سن (Jean Aitchison)، *Linguistics*، ص ۳۳
۵۱۔ پی ایچ میتھیوز (P. H. Mathews)، *Oxford Concise Dictionary of Linguistics*، ص ۸۳
۵۲۔ https://www.mariamwebsterdictionaryonlinedictionary ، رجوع کردہ: ۲۸/ جولائی ۲۰۲۳ء
۵۳۔ https://www.cambridge.org.com، رجوع کردہ: ۲۸/ جولائی ۲۰۲۳ء
۵۴۔ ڈاکٹر رؤف پاریکھ، لغوی مباحث، (لاہور: مجلس ترقی ادب، ۲۰۱۵ء)، ص ۱۸۷
۵۵۔ https://aws.amazon.com/what-is/machine-translation ، رجوع کردہ: ۳۱/ اکتوبر ۲۰۲۳ء

ماٰخذ

۱۔ ایچی سن، جین (Jean Aitchison)، *Linguistics*، یوکے: ہاڈر ہیڈ لائن ۲۰۲۳ء
۲۔ بخاری، سہیل، ڈاکٹر، تشریحی لسانیات، کراچی: فضلی سنز لمیٹڈ، ۱۹۹۸ء
۳۔ بیگ، خلیل احمد، زبان اسلوب اور اسلوبیات، لاہور: بک ٹاک، ۲۰۲۰ء
۴۔ پاریکھ، رؤف، ڈاکٹر، لغوی مباحث، لاہور: مجلس ترقی ادب، ۲۰۱۵ء
۵۔ جین، گیان چند، عام لسانیات، نئی دہلی: ترقی اُردو بیورو، ۱۹۸۵ء
۶۔ خاں، اقتدار حسین، لسانیات کے بنیادی اُصول، علی گڑھ: ایجوکیشنل بک ہاؤس، ۱۹۸۵ء

۷۔ زور، محی الدین قادری، ہندوستانی لسانیات، لکھنؤ: نسیم بک ڈپو، ۱۹۶۰ء

۸۔ سہیل، عامر، جدید لسانیاتی اور اسلوبیاتی تصوّرات، فیصل آباد: مثال پبلشرز، ۲۰۲۱ء

۹۔ صدیقی، ابو اللیث، ڈاکٹر، ادب و لسانیات، کراچی: اُردو اکیڈمی سندھ، ۱۹۷۰ء

۱۰۔ صدیقی، خلیل، زبان کا مطالعہ، کوئٹہ: روبی پبلشرز، ۲۰۰۱ء

۱۱۔ قتیحی، علی رفاد، اُردو لسانیات نظریاتی مباحث، لاہور: بک ٹاک، ۲۰۲۲ء

۱۲۔ فرید کوٹی، عین الحق، اُردو زبان کی قدیم تاریخ، لاہور: اورینٹ ریسرچ سینٹر، ۱۹۷۹ء

۱۳۔ کرسٹل، ڈیوڈ (Crystal David)، لسانیات کیا ہے؟ (What is Linguistics) مترجم: نصیر احمد خان، لاہور: نگارشات، ۱۹۹۷ء

۱۴۔ میتھیوز، پی ایچ (Mathews, P. H.)، *Oxford Concise Dictionary of Linguistics*، پاکستان: اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس، ۲۰۰۷ء

۱۵۔ نارنگ، گوپی چند، اُردو زبان اور لسانیات، لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۷ء

۱۶۔ نیّر، ناصر عباس، لسانیات اور تنقید، اسلام آباد: پورب اکیڈمی، ۲۰۱۴ء

ویب گاہیں

1. https://linguistics.ucsc.edu/about/what_is_linguistics.htm (Visit: 31 Oct. 2023).
2. https://www.britanica.com/science/Linguistics (Visit: 31 Oct. 2023).
3. https://www.mariamwebsterdictionaryonlinedictionary (Visit: 28 Jul. 2023).
4. https://www.cambridge.org.com (Visit: 28 Jul. 2023).
   https://aws.amazon.com/what_is/machine_translation (Visit: 31 Oct. 2023).

Refrences:

1, Khalil Ahmed Baig, *Zaban Asloob aur Usloobiyat*, (Lahore: Book Talk, 2020), p. 13.
2. Ain-ul Haq Faridkoti, *Urdu Zaban ki qadeem Tarekh*, (Lahore: Orient Research Centre, 1979), p. 13
3. Iqtidar Hussain Khan, *Insaniyat ke bunyadi Usool*, (Aligarh: Educational Book House, 1985) p. 25.
4. Ibid, p. 12
5. Jean Aitchison, *Linguistics*, (UK: Hodder Headline, 2023), p. 21.
6. P. H. Methews, *Oxford Concise Dictionary of Linguistics*, (Oxford: Oxford University Press, 2007), p. 215.
7. Dr Sohail Bukhari, *Tashrihi Lisaniyat*, (Karachi: Fazli Sons Limited, 1998), p.13.
8. Khalil Siddiqui, *Zaban ka mutala*, (Quetta: Ruby Publishers, 2001), p. 8.

9. Gayan Chand Jain, "*am Lisaniyat*, (New Delhi: Taraqqi-e- Urdu Bureau, 1985), p. 45.
10. Dr. Abullais Siddiqui, *Adab-o-Lisaniyat*, (Karachi: Urdu Academy Sindh, 1970), p. 106
11. Khalil Ahmed Baig, *Zaban Usloob aur Usooliyat*, p. 17.
12. David Crystal, *Lisaniyat Kya hai?* Translation: Naseer Ahmed Khan, (Lahore: Nigarshat, 1997), p. 43.
13. Khalil Siddiqui, *Zaban ka mutala*, p. 7
14. Nasir Abbas Nayyer, *Lisaniyat aur Tanqeed*, (Islamabad: Poorab Academy, 2014), pg 63.
15. Gayan Chand Jain, *Aam Lisaniyat*. p. 17.
16. David Crystal, *Lisaniyat Kya hai?*, p. 18.
17. Mirza Khalil Ahmed Baig, *Zaban Asloob aur Usloobiyat*, Pg 17.
18. David Crystal, *Lisaniyat Kya hai?*, p. 43.
19. Jean Aitchison, *Linguistics*, p. 4.
20. Ibid, p. 6.
21. Ibid, p. 13.
22. Muhiuddin Qadri Zor, *Hindustani Lisaniyat*, (Lucknow: Naseem Book Depot, 1960), p. 17
23. Ali Rafad Fatihee, *Urdu Lisaniyat Nazaryati Mabahis*, (Lahore: Book Talk, 2022), p. 14.
24. Gopi Chand Narang, *Urdu zaban aur Lisaniyat*, (Lahore: Sang-e-Meel Publications, 2007), p. 286.
25. Ibid, p. 287.
26. Amir Sohail, *Jadeed Lisaniyati aur Usloobiyati Tasavurat*, (Faisalabad: Misal Publishers, 2021), p. 46.
27. Gopi Chand Narang, *Urdu zaban aur Lisaniyat*, p. 289
28. P. H. Mathews, *Oxford Concise Dictionary of Linguistics*, p. 252.
29. Gopi Chand Narang, *Urdu zaban aur Lisaniyat*, p. 289
30. Nasir Abbas Nayyer, *Lisaniyat aur Tanqeed*, p. 71.
31. Gopi Chand Narang, *Urdu zaban aur Lisaniyat*, p. 290.
32. Gayan Chand Jain, *Aam Lisaniyat*, p. 29.
33. Nasir Abbas Nayyer, *Lisaniyat aur Tanqeed*, p. 63.
34. Amir Sohail, *Jadeed Lisaniyati aur Usloobiyati Tasavurat*, p. 25.
35. Ibid.
36. Gopi Chand Narang, *Urdu zaban aur Lisaniyat*, p. 142.
37. Jean Aitchison, *Linguistics*, p. 32, 33.
38. https://www.britanica.com/science/Linguistics (Visit: 31 Oct 2023).
39. Jean Aitchison, *Linguistics*, p. 4.
40. Gopi Chand Narang, *Urdu zaban aur Lisaniyat*, p. 145.

41. Gayan Chand Jain, *Aam Lisaniyat*, p. 31.
42. https://linguistics.ucsc.edu/about/what_is_linguistics,htm (Visit: 31 Oct 2023).
43. P. H. Matthews, *Oxford Concise Dictionary of Linguistics*, p. 327.
44. Ibid
45. Ibid
46. https://linguistics.ucsc.edu/about/what_is_linguistics,htm (Visit: 31 Oct 2023).
47. Ibid.
48. P. H. Matthews, *Oxford Concise Dictionary of Linguistics*, p. 43.
49. https://www.britanica.com/science/Linguistics (Visit :31 Oct 2023).
50. Jean Aitchison, *Linguistics*, p. 33.
51. P. H. Matthews, *Oxford Concise Dictionary of Linguistics*, p. 83.
52. https://www.mariamwebsterdictionaryonlinedictionary (Visit: 28 July 2023).
53. https://www.cambridge.org.com (Rujukarda: 28 July 2023).
54. Dr. Rauf Parekh, *Lughvi Mubahis*, (Lahore: Majlis-e-Taraqqi-e-Adab, 2015), p. 187.
    https://aws.amazon.com/what_is/machine_translation (Visit:31 Oct 2023).

Bibliography:

1. Aitchison, Jason, *Linguistics*, UK: Hardheadline, 2023.
2. Bukhari, Sohail, Dr., *Tashrihi Lasaniyat*, Karachi, Fazli Sons, 1998.
3. Baig, Khalil Ahmed, *Zaban usloob aur Usloobiyaat*, Lahore, BookTalk, 2020.
4. Parekh, Rauf, Dr., *Lughvi Mubahis*, Lahore, Majlis- e- Taraqqi-e- Adab, 2015.
5. Jain, Gayanchand, *Aam Lisaniyat*, New Delhi, Taraqqi Urdu Bureau, 1985.
6. Khak, Iqtidar Hussain, *Lisaniyat kay Bunyadi Usool*, Aligarh Educational book house, 1985.
7. Zor, Muhiuddin Qadri, *Hindustani Lisaniyat*, Lucknow, Naseem Bookdepo, 1960.
8. Sohail, Amir, *Jadeed Lisaniyati aur Usloobiyati Tasawaraat*, Faisalabad, Misaal Publishers, 2012.
9. Siddiqui, Abul Lais, Dr., *Adab-o-Lisaaniyat*, Karachi, Urdu Academy, Sindh, 1970.
10. Siddiqui, Khalil, *Zaban ka Mutala*, Quetta, Ruby Publishers, 2001.
11. Fatihi, Ali Ranad, *Urdu Lisaniyat Nazaryati Mubahis*, Lahore BookTalk, 2022.
12. Fareedkoti, Ain-ul-Haq, *Urdu Zaban ki Qadeem Tareekh*, Lahore, Orient Research Centre, 1979.
13. Crystal, David, *Linsaniyat kya hai*, Lahore, Nigarshat, 1998.
14. Matthews, PH, Oxford Concise Dictionary, Oxford University Press, 2008.

15. Narang, Gopichand, *Urdu Zaban aur Lisaaniyat*, Lahore, Sang-e- Meel Publications, 2008.
16. Nayyer, Nasir Abbas, *Lisaniyat aur Tanqeed*, Islamabad, Europe Academy, 2014.
17. Zor, Muhiuddin Qadri, *Hindustani Lisaniyat*, Lucknow: Naseem Book Depot, 1960

Websites:

1. https://linguistics.ucsc.edu/about/what_is_linguistics,htm (Visit: 31 Oct. 2023).
2. https://www.britanica.com/science/Linguistics (Visit: 31 Oct. 2023).
3. https://www.mariamwebsterdictionaryonlinedictionary (Visit: 28 Jul. 2023).
4. https://www.cambridge.org.com (Visit: 28 Jul. 2023).
5. https://aws.amazon.com/what_is/machine_translation (Visit:31 Oct. 2023).